32724 ـ ایک لاکھ ریال صدقہ کرنے کی نذر مانی تو کیا اسے اپنی نذر پوری کرنا ہو گی ؟

سوال

ایک شخص نے کہا: مجھ پر اللہ کا وعدہ کہ اگر میں نے ایسا کیا تو ایک لاکھ ریال صدقہ کرونگا، اور پھر اس نے وہ عمل کر لیا، اب وہ اپنے کیے پر نادم ہے اور اتنی زیادہ رقم صدقہ نہیں کرنا چاہتا، تو کیا اس کے لیے قسم کا کفارہ دینا جائز ہے، یا اس کے لیے یہ رقم صدقہ کرنی واجب ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ چار لاکھ ریال کا مالک ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں آپ کے لیے اپنی نذر پوری کرنی لازم ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی نذر مانی وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

اور یہاں کئی ایک امور کو جاننا ضروری ہے:

اول:

نذر کی تعریف: مکلف شخص کا اپنے آپ کو ایسی چیز کا لازم کر لینا جو شریعت اسلامیہ نے اس پر لازم نہیں کی.

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

" یہ کسی چیز کو واپس نہیں لاتی ، بلکہ یہ تو بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6234) صحیح مسلم حدیث نمبر (1639)

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: " بلکہ بخیل سے نکالنے کا ایک بہانہ ہے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: وہ نیکی یا نیک فعل کو خالصتا نفلی نہیں کر رہا بلکہ یہ تو مریض کی شفایابی یا کسی اور کام کے مقابلے اور عوض میں کر رہا ہے، جس پر اس نے نذر معلق کر رکھی تھی. اھ

اور بعض علماء کرام نے تو اسے حرام بھی کہا ہے ۔ جن میں شیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالی بھی شامل ہیں ۔ اور جمہور اس کی کراہت کے قائل ہیں، لیکن وہ اس میں اختلاف نہیں کرتے کہ جب کوئی شخص نذر مانے تو اسے پورا کرنا اس کے لیے واجب ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرے گا اور جس نے اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر مانی تو وہ معصیت کا مرتکب نہ ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6318).

اور شریعت اسلامیہ نے نذر مان کر اسے پورا نہ کرنے والوں کی مذمت کی ہے، اور بیان کیا ہے کہ ایسے لوگ بہتر دور کے بعد پیدا ہونگے.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہے، اور پھر اس کے بعد آنے والوں کا، اور پھر اس کے بعد آنے والوں کا ۔ عمران رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو یا تین کا ذکر کیا ۔ پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی جو گواہی دیں گے اور انہیں گواہی کے لیے بلایا بھی نہیں جائےگا، اور وہ امانتوں میں خیانت کے مرتکب ٹھرینگے، اور امانت کا خیال نہیں کرینگے، اور نذریں تو مانیں گے لیکن نذر پوری نہیں کرینگے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2508) صحیح مسلم حدیث نمبر (2535)

اس بنا پر واجب ہے کہ نذر ماننے والے کو اپنی نذر پوری کرتے ہوئے اتنی رقم صدقہ کرنا ہو گی جتنی نذر مانی ہے، اور اس کے لیے نذر پورا نہ کرنا حلال نہیں، اور نذر مانی ہوئی رقم صدقہ کرنے کی استطاعت ہوتے ہوئے قسم کا کفارہ ادا کرنا کافی نہیں.

ثابت بن ضحاك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے بوانہ نامی جگہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی ؟

تو صحابہ نے جواب دیا: نہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہاں ان کا کوئی میلہ ٹھیلہ لگتا تھا؟

تو صحابہ کرام نے جواب دیا: نہیں

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اپنی نذر پوری کرو؛ کیونکہ اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کی نذر پوری کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی اس میں جس کا ابن آدم مالک ہی نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3313) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے" التلخیص الحبیر " (4 / 180) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

صنعانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے صدقہ یا کسی معین جگہ پر نیکی کرنے کی نذر مانی اور اس جگہ میں کوئی جاہلی کام نہ ہو تو اس نذر کو ماننا ضروری ہے.

دیکھیں: سبل السلام (4 / 114).

لیکن اگر اس شخص کا اس نذر سے مقصد اپنے آپ کو اس فعل سے روکنا اور منع کرنا ہو تو اس وقت اس کا حکم قسم کا ہو گیا اور اس پر قسم کا کفارہ ہے، اور اسے یہ نذر پوری کرنی لازم نہیں.

اس کی مزید تفصیل سوال نمبر (45889) کے جواب میں دیکھیں.

واللہ اعلم .